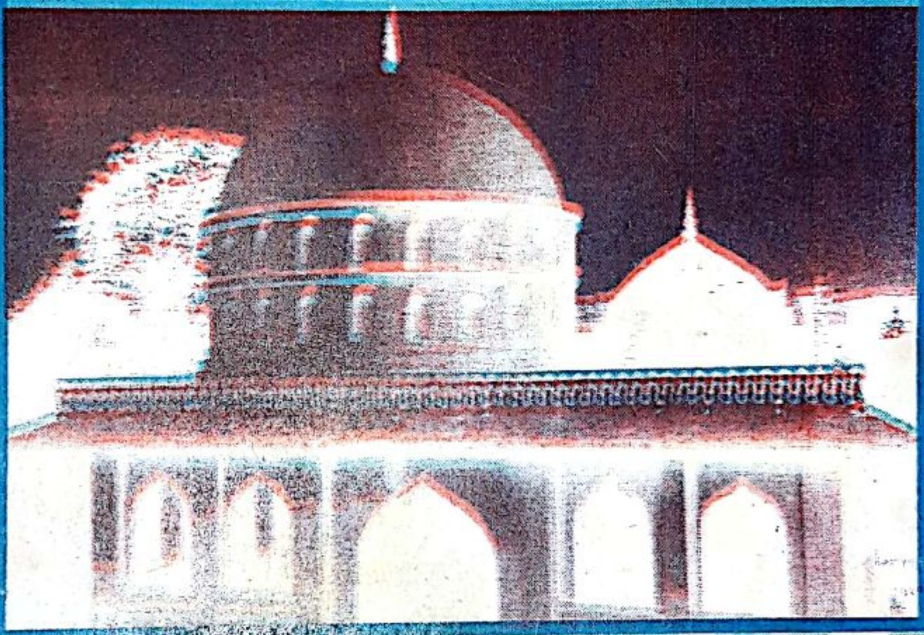
شانِ شہبازی



جس کا جی چاہے وہ آکر سونگھ لے شاہی یہاں
اٹھ رہی ہے مرقد شہبازؒ سے بوئے حسینؓ

نتیجۂ فکر

اِسلام احمد شاہی بھاگلپوری

شانِ شہبازی

نتیجۂ فکر

اسلام احمد شاہی بھاگلپوری

مِلنے کا پتہ

نیو کتاب منزل تاتارپور بھاگلپور

21/04/2019

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

رہبر سالکاں، اسلام کے پاسباں، منبع فیض رساں، مخزن علم و
عرفاں، طریقت کے روح رواں، اسرار ربانی کے راز داں

حضرت مولانا شہباز محمد سیاح لامکاں

کے مریدوں اور عقیدمندوں کے نام..................

شاہی ! محبت دیکھئے انکے عقیدت مند کی
پڑھتا ہے سب دل کی کتابوں کو کھڑا ہو کر یہاں

کمترین

اسلام احمد شاہی بھاگلپوری

حرفِ آغاز

احوال لکھ رہا ہوں میں آلِ رسولؐ کا
یارب قلم میں زور، زباں میں مٹھاس دے
(شاہیؔ)

حضرت مولانا شہباز محمد دیوری ثم بھاگلپوریؒ کا جدّی نسب نامہ حضرت کمال الدین کرمانیؒ سے ملحق سیدنا امام حسینؓ تک ہے آپ نے ہندوستان میں عرفان الٰہی کے سمندر میں غوطے لگائے تھے۔ اس لئے تقریباً چار سو سال گذرنے کے بعد بھی آپ کے مزار مبارک پر انوار الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔

؎ آنکھ والا تیری قدرت کا تماشہ دیکھے

حضرت زبردست عالم تو تھے ہی لیکن ایک بڑے صوفی اور عارف باللہ بھی تھے۔ آپؒ کے نواسہ حضرت مولانا احسن اللہ عباسی دیوری ثم بھاگلپوری (۱۰۵۰۔۵۵ ہجری کے درمیان) ''شرح ستین شریف عربی قلمی'' نسخہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ آپ بزرگی میں افضل سلسلہ شطاریہ میں مکھن اور طریقہ طیفوریہ کی روح ہیں آپ ملائکہ کے شرف میں ہیں علم نظافت کے اعتبار سے، یکسوئی اور عبادت کے اعتبار سے بلکہ آپ تصوّف کے آسمانوں کے چمکدار ستارہ ہیں جن کو روشن چاند نے جلا بخشی ہے اور آپ ان میں سے ہیں جو بہت مشکل سے وجود میں آتے ہیں اور کمیاب میں سے ہیں۔ بے شک حضرت مولانا شہباز محمدؒ کا مقام روحانیت کی دنیا میں نہایت بلندی پر نظر آتا ہے۔

راقم اپنی کم عمری سے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے مزار اقدس پر آتا رہا ہے۔ آپ کے مرقد انور پر آنے کے بعد اس کمترین کو جو لذّت اور سکون قلبی ملتا ہے وہ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ لذّت اور سکون قلبی میرے لئے مایۂ افتخار اور مرہم دل

غمگین و گنہگار ہے۔ اللہ جل سانہٗ آپ کے درجات کو مزید بلند کرے آمین ثم آمین۔

شوال ۱۹۹۹ء کے ایک جمعہ کو پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفار انصاری سابق صدر شعبہ فارسی بھاگلپور یونیورسٹی بھاگلپور (وفات ۲۰۰۴ء) کے ساتھ راقم کو مخدوم الملک حضرت شرف الدین بن یحییٰ منیریؒ کے آستانہ پر جانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ نماز جمعہ سے کچھ لمحے قبل ہم دونوں آستانہ عالیہ کی مسجد میں وارد ہوئے تھے اس وقت خطبہ ہو رہا تھا اور ساری فضا روحانیت سے معطر تھی۔ تقریباً دو گھنٹے وہاں مسجد اور مزار حضرت مخدوم الملکؒ کے پاس قیام کا موقع ملا ایسے میں مجھے یہ بات یاد آ گئی تھی کہ حضرت مولانا شہباز محمد پر دو شرف الدین نامی بزرگ کی شفقت رہی ہے یعنی حضرت مولانا بھاگلپوریؒ کا کاسہ دو شرف سے لبریز ہے۔

''کاسۂ شہباز پر شد از دو شرف یکے شرف بہاری و دیگر پانی پتی''

ایک حضرت شیخ شرف الدین بوعلی شاہ قلندرؒ اور دوسرے حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ تھے جنکی قبر مبارک بہار شریف میں ہے (جنازہ کی نماز حضرت اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے پڑھائی تھی)۔ حضرت شیخ شرف الدین بوعلی شاہ قلندرؒ پانی پت کرنال میں آرام فرما ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو بھی انہی حضرت شیخ بوعلی شاہ قلندرؒ سے فیض ملا تھا اور حضرت شیخ شرف الدین بہاریؒ کے والد محترم حضرت یحییٰؒ منیر شریف میں آرام فرما ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت شرف الدین پانی پتیؒ نے حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی ولادت کی پیشنگوئی اپنے مریدوں سے اپنی حیات میں کی تھی اور حضرت شرف الدین بہاریؒ اور حضرت علاء الدین پنڈویؒ نے بحث و مباحثہ اور مراقبہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق فرمایا تھا کہ بھاگلپور کی ولایت حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے نام درج ہو چکی ہے اس بات سے حضرت مولانا شہباز محمد کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ لہٰذا آپ پیدائشی ولی ہیں اور مکتب میں آپ کا سبق آفتاب پر لکھا ہوتا تھا۔

راقم تقریباً اٹھائیس ۲۸ سال قبل ایک خواب سے سرفراز ہوا تھا۔ دیکھا ایک بڑا کمرہ ہے جس میں چند درویش بیٹھے ہیں۔ میں اس کمرہ میں جیونہی داخل ہوا اس کمرہ میں دوسرے دروازہ سے ایک بزرگ آئے اور مجھ سے کہا چلئے آپ کو حضرت مولانا شہباز محمدؒ بلا رہے ہیں۔ میں اس بزرگ کے ساتھ ایک چھوٹے کمرہ میں پہنچا جہاں حضرت مولانا شہباز محمد مخملی لحاف اوڑھے استراحت فرما رہے تھے۔ میں انکساری کے ساتھ حضرت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مولانا موصوف نے مجھے اُس منقبت کو سنانے کیلئے کہا جسے میں اپنی کتاب میں شامل اشاعت کرنے والا تھا۔ میں نے حضرت کو وہ منقبت سنائے جسکا ردیف قافیہ دکھایا ہے' سنایا ہے' سجایا ہے' بہایا ہے وغیرہ وغیرہ تھا۔ حضرت مولانا موصوف منقبت سن کر خوش ہوئے اور مجھے دعائیں دیں جو بیان کرنے سے قاصر ہوں پھر میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ اسلئے میں نے لازمی سمجھا کہ اپنے تحریر کردہ مناقب کو زیور طباعت سے آراستہ کروں تاکہ قارئین ان مناقب سے استفادہ کریں۔

زیر نظر کتابچہ ''شان شہبازی'' حضرت مولانا شہباز محمدؒ کی سیرت اور شخصیت پر لکھے گئے منقبت کا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے توقع ہے کہ صاحبان ذوق و علم و ادب کی تشنگی دور ہو اور زمانہ مجھے فراموش نہ کرے اور دعاؤں میں مجھے یاد رکھے راقم حضرت مولانا شہباز محمدؒ کے عقیدت مندوں کا شکر گذار ہے۔ جن کے پیہم تقاضوں نے مجھے حوصلہ بخشا۔ میں حضرت مولانا سید شاہ اشتیاق عالم ضیاء شہبازی (وفات ۵ مئی ۲۰۱۱ء) سجادہ نشیں خانقاہ شہبازیہ ملا چک بھاگلپور کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنی حیات میں ان مناقب کو پڑھا اور مجھے مفید مشورہ دیا تھا۔ میں حافظ و کاتب محمد اسلم ساکن لبوکھر تھانہ باراہاٹ ضلع بانکا اور **محمد اختر علی خاں**

اینٹ بھٹہ کمپنی انگلش چچروں اکبرنگر ضلع بھاگلپور کا شکر گذار ہوں جنکی حوصلہ افزائی نے مجھے تقویت دی۔ میں الحاج ڈاکٹر محمد عزیز، عزیز نرسنگ ہوم تا تارپور بھاگلپور کا ممنون و مشکور ہوں جنکے دل میں میری محبت اور خلوص بیحد ہے۔ اہل علم حضرات سے توقع ہے کہ اس عاجز و ناتوان کی خامیوں کی اصلاح کریں گے نیز دعا فرمائیں گے تاکہ دوبارہ جب اسکی طباعت ہو تو نقش ثانی نقش اوّل سے بہتر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

دربار نرالا ہے شہباز محمدؒ کا ★ رتبہ بھی تو بالا ہے شہباز محمدؒ کا

بنگال کی ہو دھرتی، بہار کا ہو گوشہ ★ ہر سمت اُجالا ہے شہباز محمدؒ کا

خاکسار

اسلام احمد شاہی بھاگلپوری

انگلش چچروں، اکبرنگر، بھاگلپور (بہار)

سنِ طباعت

اگست ۲۰۱۵ء

شہباز محمدؒ کی عربی نوشتہ حدیث کا اردو ترجمہ

★ دو ہی شخص سے رشک کرنا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اس نے اُسے حق کی اشاعت میں خرچ کیا اور ایک وہ شخص جسے اللہ نے حکمت عطا کی بس وہ اس کے ذریعہ دینوی امور کا فیصلہ کرتا ہے اور اسکی تعلیم دیتا ہے۔

★ میری امت کی مثال اس شہر جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم کہ اُس کا ابتدائی حصّہ بہتر ہے یا آخری حصّہ اور اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

سلام بارگاہ

حضرت مولانا شہباز محمد سیّاح لامکاں

السّلام اے غوث العالم السّلام / السّلام مخدوم العالم السّلام
السّلام اے ابن خطاب السّلام / السّلام اے قطب الاقطاب السّلام
السّلام اے گوہر بحر علیؓ / اسلام اے بلبل باغ نبیؐ
السّلام اے گلشن جنّت کے پھول / السّلام اے دلبر بی بی بتولؓ
السّلام اے قطرۂ خون علیؓ / السّلام اے غوث، ابدال و ولی
السّلام حسنینؓ کے نور نظر / السّلام اے دین حق کے راہبر
السّلام اے لعل کرماں السّلام / السّلام اے نور عرفاں السّلام
السّلام اے قصر جنّت کے مکیں / السّلام اے خرمن علم و یقین
السّلام اے دین حق کے تاجدار / السّلام اے رونق صوبہ بہار
السّلام اے معرفت کے تاجور / السّلام اے پیرکامل نامور
السّلام اے مہروماہ دیورا / السّلام اے خاک راہ دیورا
زینت یٰسینؒ سامانی سلام / پیشوائے دین یزدانی سلام

پیش کرتا آج شاہیؔ تیرے نام
اے شہنشاہ طریقت السّلام

مَنقبت

یہ خاندان باقرؒ و جعفرؒ کی بات ہے

جو لکھ رہا ہوں آلِ پیمبر کی بات ہے
یہ فاطمہؓ کے لال کے ہی گھر کی بات ہے

یہ نسل پاک سید حیدرؓ کی بات ہے
یہ خاندانِ باقرؒ و جعفر کی بات ہے

کھینچی لکیر، پار کیا، مرتبہ ملا
خطّاب دیوریؒ کے یہ دلبر کی بات ہے

میں کہہ رہا ہوں شعر یہاں جنکی شان میں
روحانیت کے بحر کے گوہر کی بات ہے

عرش بریں پہ جنکی پہنچ تھی زمین سے
علم و عمل کے ملک کے قیصر کی بات ہے

حسرت تو دل میں ہے کہ زیارت کو جاؤں میں
ہوگا نصیب کب یہ مقدّر کی بات ہے

بگڑا ہوا نصیب بدلتا ہے اس جگہ
شاہی جو کہہ رہا ہے اُسی در کی بات ہے

شہباز محمدؒ کی دعا میں یہ اثر دیکھ

شہباز مرے باغ علیؓ کے ہیں شجر، دیکھ
یہ فاطمہ زہرہؓ کی ہیں شاخوں کے ثمر، دیکھ

کربل کے شہنشاہ کے ہیں نور نظر، دیکھ
اور علم تصوّف کے ہیں انمول گہر، دیکھ

پڑھتے تھے سبق اپنا لڑکپن میں فلک پر
رہتے تھے سدا راہنما خواجہ خضرؑ، دیکھ

ڈوبی ہوئی کشتی کو لگایا لب ساحل
شہباز محمدؒ کی دعا میں یہ اثر، دیکھ

انکی رہی پرواز سدا عرش بریں پر
ہیں حضرت خطّابؒ کے یہ لخت جگر، دیکھ

آتے ہیں زیارت کو یہاں خرد و کلاں روز
شاہی! مرے شہباز کا یہ خوب ہے در، دیکھ

نہ چھوڑوں گا کبھی میں حضرت شہباز کا دامن

مہکتا ہے، چمکتا ہے مرے شہباز کا گلشن
بھرا ہے خوشنما روحانیت کے پھول سے آنگن

یہ ہیں آلِ نبیؐ کہہ کر نبیؐ سے بخشوائیں گے
نہ چھوڑوں گا کبھی میں حضرت شہباز کا دامن

مرے شہباز کی پرواز لوگو لامکاں تک تھی
نظر آتا تھا انکو جنّت الفردوس کا روزن

نظر آتی ہے اس میں سینکڑوں تصویر خلفاء کی
اٹھا کر دیکھا جب بیعت کی تاریخ کا درپن

رہا کرتا بدن پر حضرت شہباز کے یارو
رسول پاکؐ کی سنّت کا مہکا مہکا پیراہن

چلے آتے ہیں روضہ پر دعا کے واسطے شاہیؔ
جسے ہوتا ہے اکثر زندگی کی راہ میں الجھن

روشنی پھیلا رہا ہے آج کرمانی چراغ

شہر بھاگلپور میں روشن ہے روحانی چراغ
حشر تک جلتا رہے گا خوب عرفانی چراغ

ہو رہا ہر سو منوّر معرفت کے نور سے
دیکھنا ہے دیکھ لے آ کر یہ سامانی چراغ

معرفت کی روشنی میں غرق ہے سارا شہر
جل رہا ہے آج اس خطّہ میں لاثانی چراغ

یہ کہا تھا غوثِ اعظمؒ "ایک ہیں شہباز ہم"
دیکھئے فانوس کی گردش میں جیلانی چراغ

دیورا، لاہور، بھاگلپور اور پنجاب میں
روشنی پھیلا رہا ہے آج کرمانی چراغ

کہنے والوں نے کہا ہے عرش تک پرواز تھی
کسقدر رکھتا تھا وہ تاثیر روحانی چراغ

جو گیا روضہ پہ شاہیؔ اسکی قسمت دیکھئے
کر دیا تقدیر روشن خوب کرمانی چراغ

شہر بانو کی ضیاء شہباز ہیں

معرفت کے پیشوا شہباز ہیں
دین حق کے رہنما شہباز ہیں

نور محبوب خداؐ شہباز ہیں || مصطفٰے کے دلربا شہباز ہیں
عاشق شیر خداؑ شہباز ہیں || نور چشم اولیاء شہباز ہیں
پاک گوہر آپ ہیں حسنینؓ کے || شہر بانو کی ضیاء شہباز ہیں
لامکاں تک آپ کی پرواز تھی || قصر جنّت کے پتا شہباز ہیں

کیا بیاں شاہیؔ کرے توصیف اب
بوئے ارض کر بلا شہباز ہیں

ہیں گوہر عرفان، رہی عرش پہ پرواز

حسنین کی آنکھوں کے ہیں تارے میرے شہباز || شہباز میرے ہند کے ولیوں میں ہیں ممتاز
اللہ کے محبوب، دلارے ہیں نبی کے || ہیں گوہر عرفان، رہی عرش پہ پرواز
پڑھتے تھے سبق اپنا لڑکپن میں فلک پر || کرتا ہے بزرگی کو اجاگر تو یہی راز
مخدوم، قطب، غوث، ولی اور ہیں درویش || اللہ کی جانب سے ملا کیسا ہے اعجاز
خرّم نے جو دیکھا تھا تری شان کریمی || قائم ہے ترے در پہ وہی سوز وہی ساز
اسلام کی کرتے رہے قائم اشاعت || لوگوں کو سناتے رہے قرآن کی آواز

صدہا کو خلافت بھی، ولایت بھی عطا کی
شاہیؔ صفِ خلفاء میں ہوئے ایک علی بازؒ

نسل امام جعفرؒ شہباز لامکانیؒ

خُلد بریں کے گوہر شہباز لامکانیؒ || ہیں نائب پیمبر شہباز لامکانیؒ
ہیں نور عین حیدرؑ شہباز لامکانیؒ || نسل امام جعفرؒ شہباز لامکانیؒ
دربار میں کھڑا ہوں، فریاد کر رہا ہوں || چمکا دواب مقدر شہباز لامکانیؒ

خدمت میں رہ کے پایا درجہ بلند دیکھو || ہیں عارفوں کے رہبر شہباز لامکانی
کر دیجئے دعائیں، کافور ہو مصیبت || میں کہہ رہا ہوں روکر شہباز لامکانیؒ
لکھا مورّخوں نے اپنی کتاب میں یہ || دنیا ودیں کے اختر شہباز لامکانیؒ
دیدار کی ہے حسرت اور دل میں ہے محبت || دکھلا دو روئے انور شہباز لامکانیؒ

دل کی مراد پانے اور فیصیاب ہونے
شاہیؔ کھڑا ہے در پر شہباز لامکانیؒ

پینے والے پی رہے ہیں عشق کا شربت بہت

آستانہ پر برستی آپ کے رحمت بہت || دل میں ہے جن و بشر کے آپ کی الفت بہت
ہے عقیدت مند لوگوں کا یہاں پر ازدہام || پینے والے پی رہے ہیں عشق کا شربت بہت
لب پہ تو آیا نہیں لفظ صراحی عمر بھر || ماحئ بدعت تھے آپ اور حامئ سنّت بہت
معرفت کے بزم کے وہ بن گئے روشن چراغ || ہوگئی حاصل جسے بھی آپ کی قربت بہت
جو ہے آیا آستانہ پر کبھی بھی ایک بار || حاضری کی دل میں رہتی پھر اُسے چاہت بہت
جذب کی حالت میں ایسی آپ نے کھینچی لکیر || پار جس نے بھی کیا انکو ملی عزّت بہت
آپ کی خدمت میں آیا باشریعت جب کوئی || پایا بفضل خدا پھر شان اور شوکت بہت
بن پئے مخمور ہو جاتے ہیں سارے زائرین || رقص کرتی ہے یہاں جو خوشبوئے جنّت بہت
زائرین کی ہر گھڑی رہتی یہاں لمبی قطار || ہر کی ہوتی روز پوری دیکھئے منّت بہت

غمزدہ دل کا یہاں ہوتا ہے شاہیؔ بس علاج
ہر کسی کو مل رہی آکر یہاں راحت بہت

سنّت کے ہر اصول ہیں شہباز محمدؒ

خُلد بریں کے پھول ہیں شہباز محمدؒ
اور گوہر رسولؐ ہیں شہباز محمدؒ

آئین مصطفیٰ کو لگایا ہے قلب سے
سنّت کے ہر اصول ہیں شہباز محمدؒ

خون حسینؓ آپ کے رگ میں رواں رہا
جو نسل بی بتولؓ ہیں شہباز محمدؒ

اسلاف میں ہیں آپ کے شیر خدا علیؓ
اور عاشق رسول ہیں شہباز محمدؒ

مخدوم جملہ عالم و بیشک ولی، رحیم
سب قابل قبول ہیں شہباز محمدؒ

شاہیؔ بیان کیا کرے توصیف آپ کی
دنیا و دیں کے پھول ہیں شہباز محمدؒ

جاگی ہے سوئی قسمت شہباز کے شہر میں

ملتی ہے بوئے جنّت شہباز کے شہر میں
ہوتی ہے رب سے قربت شہباز کے شہر میں

اسلام کی اشاعت کا ہے عظیم مرکز
ملتی ہے دیں کی دعوت شہباز کے شہر میں

ہوتی مراد پوری ہر آدمی کے دل کی
کیا خوب ہے عقیدت شہباز کے شہر میں

خدمت میں جو بھی آیا گوہر کے مثل چمکا
ہر کو ملی ہے عزّت شہباز کے شہر میں

صدہا ہنود وجوگی اور غیر مسلموں نے
ایماں کی پائی دولت شہباز کے شہر میں

پیتا ہے جس کو جاؤ اک بار زندگی میں
بٹتا ہے جام الفت شہباز کے شہر میں

ہر جن و انس اپنا دامن کو بھر کے جاتے
جو عام ہے محبت شہباز کے شہر میں

میں کس مقام پر ہوں کس کو بتاؤں یارو
پایا ہے نیک سیرت شہباز کے شہر میں

احساس ہو رہا ہے زیارت کیا ہوں جب سے
جاگی ہے سوئی قسمت شہباز شہر میں

سرشار ہو رہا ہے پی پی کے خوب شاہیؔ
روحانیت کا شربت شہباز کے شہر میں

لاہور کے دامن میں شہباز کی خوشبو ہے

اس ملک کے آنگن میں شہباز کی خوشبو ہے
حسنینؑ کے گلشن میں شہباز کی خوشبو ہے

سیراب ہوا دیکھو اس ملک کا ہر گوشہ
عرفان کے ساون میں شہباز کی خوشبو ہے

اس گنبد چرخی پر پڑھتے تھے سبق اپنا
عرفان کے مخزن میں شہباز کی خوشبور ہے

ئے جو قریب انکے، لوٹے وہ ولی بن کر
اُس آدمی کے مَن میں شہباز کی خوشبو ہے

اسلاف کی بو آتی کرمان کی جانب سے
لاہور کے دامن میں شہباز کی خوشبور ہے

توصیف بیان شاہی پرواز کی کیا کیجئے
فردوس کے روزن میں شہباز کی خوشبو ہے

یہ چشمۂ فیضان ہے شہباز کا روضہ

یہ مرکز عرفان ہے شہباز کا روضہ
دیکھو بڑا ذیشان ہے شہباز کا روضہ

ہر مانگنے والے کی دعا ہوتی ہے مقبول
یہ چشمۂ فیضان ہے شہباز کا روضہ

مصروف سلامی پہ رہا کرتے ہیں دن رات
زائر کا دل و جان ہے شہباز کا روضہ

حسنینؑ کی اٹھتی ہے مہک خاک سے انکی
کربل کا شمعدان ہے شہباز کا روضہ

آتی ہیں یہاں روز مدینے کی ہوائیں
یہ ذرّہ کرمان ہے شہباز کا روضہ

صد پھول حسینی یہاں مدفون ہیں شاہی
زہرہ کا گلستان ہے شہباز کا روضہ

فردوس کی خوشبودار کلی، زہرہ کے علمؑ شہباز پیا

افسردہ جگر، مایوس نظر اور چشم ہے نم شہباز پیا
مدّت سے کھڑا ہوں روضہ پہ ہو نظر کرم شہباز پیاؑ

محبوب خدا، محبوب نبیؐ ہو پاک ثمر اشجار علیؑ
فردوس کی خوشبودار کلی، زہرہؑ کے علم شہباز پیا

یٰسینؒ کی آنکھوں کے تارے، سید برہانؒ کے ہیں پیارے || اور ابن حجرؒ کے دولارے، ہیں زیر قدم شہباز پیاؒ

ہیں خواجہ علیؒ اور ارزانیؒ، ہیں قطب الدینؒ اور مہر علیؒ || ہیں باب اللہؒ شاہ منا ہیں سب کے حرم شہباز پیاؒ

تم فاطمہ زہرہ کے گوہر، پڑھتے تھے سبق بھی سورج پر
توصیف میں شاہی کیا لکھے، قاصر ہے قلم شہباز پیاؒ

آئے مصنّف سینکڑوں، آئے کئی شاعر یہاں

مدفون ہے رنگین گل چمن علی باقرؒ یہاں || لیٹا ہے یارو دیکھئے خطابؒ کا دلبر یہاں

یہ تو بڑا دربار ہے آیا نواب و بادشاہ || اخلاق اور اخلاص کا سب نے پیا ساغر یہاں

گل کی مہک، برقی چمک، جن و بشر کی حاضری || ہوتا ہے وقت عرس یہ کیسا حسین منظر یہاں

عشق و محبت دیکھئے لوگو شہہ شہباز سے || آئے مصنت سینکڑوں، آئے کئی شاعر یہاں

شاہی! محبت دیکھئے انکے عقیدت مند کی
پڑھتا رہا دل کی کتابوں کو کھڑا ہو کر یہاں

پڑھ رہا ہے ہر کوئی آکر یہ جیلانی کتاب

خوب صورت، خوب سیرت، ہے یہ کرمانی کتاب || علم والے آپ کو کہتے ہیں روحانی کتاب

واقفیت جو کہ چاہے تاریخ حسنینؓ سے || وہ پڑھے آکر یہاں محفوظ عرفانی کتاب

بیعت ہونے جو بھی آیا، بیعت ہو کر وہ گیا || ہر کسی کو مل رہی ہے در سے سامانی کتاب

معرفت کے نور تھے شہباز اب بھی نور ہیں || دیکھنا ہے دیکھ لے آکر یہ نورانی کتاب

مرتبہ کیسا ہے اعلیٰ آستاں کا آپ کے || پڑھ رہا ہے ہر کوئی آکر یہ جیلانی کتاب

آستانہ آپ کا کیا خوشنما تعمیر ہے || جیسے ہو جزدان میں محفوظ رحمانی کتاب

ہے محبت دل میں شاہی حضرت شہباز کی
غرق ہوں علم و عمل میں پڑھ کے فرقانی کتاب

حسنینؓ کا گلدان ہے شہباز کا دربار

گنجینہ عرفان ہے شہباز کا دربار ॥ ولیوں کا نگہباں ہے شہباز کا دربار
ہر روز فرشتوں کی سلامی ہے یہاں پر ॥ دیکھو بڑا ذیشان ہے شہباز کا دربار
ہر رنگ کے پھولوں کی مہک ہے یہاں دیکھو ॥ حسنینؓ کا گلدان ہے شہباز کا دربار
ملتی ہیں بزرگوں کو یہاں آکے دعائیں ॥ عارف کے لئے جان ہے شہباز کا دربار
آتے ہیں سلامی کو یہاں جن و بشر روز ॥ جو مسکن فیضان ہے شہباز کا دربار

آتی ہیں مدینے کی ہوائیں یہاں ہر روز
یہ رونق کرمان ہے شہباز کا دربار

تسبیح حسینی کے انمول ہیں اک دانہ

شہباز پیا شمعؑ ہیں انس و جاں پروانہ ॥ مشہور ہے عالم میں شہباز کا میخانہ
کیوں کر نہ محبت ہو شہباز محمد سے ॥ تسبیح حسینی کے انمول ہیں اک دانہ
یٰسیں کے دلارے ہیں برہان کے پیارے ہیں ॥ ہر جن و بشر ان کے ہیں عاشق و دیوانہ
طفلی میں خضرؑ ان سے آکر تو ملا کرتے ॥ کہتے ہیں مورخ یہ ولیوں کا رہا خانہ
خرم بھی یہاں آیا اور شاہ شجاع آیا ॥ شہباز محمدؐ کا دربار ہے شاہانہ

درگاہ پہ جو آتے وہ وجد میں ہو جاتے
بن پئے روشِ شاہی ہوتی یہاں رندانہ

خوشبو ہے کیسی دیکھو زہرہؓ کی اس کلی میں

بٹتی ہے روز جنت شہباز کی گلی میں ॥ جاؤ مراد پانے اک بار زندگی میں
انکی دعا سے پایا خرم نے تخت دہلی ॥ سیراب ہونے پہنچا جب تھا وہ تشنگی میں

ہوتی ہے آستاں پر روحانیت کی بارش || روضہ چمک رہا ہے ہر رات چاندانی میں
مخدوم، غوث، قطب و ابدال اور ولی ہیں || خوشبو ہے کیسی دیکھو زہرہ کی اس کلی میں

جن و بشر سلامی دیتے ہیں روز در پر
کیا مرتبہ ہے شاہیؔ ! اللہ کے ولی میں

زندگی اپنی بنانے کو چلو بھاگلپور

آج تقدیر بنانے کو چلو بھاگلپور || حال آقا کو سنانے کو چلو بھاگلپور !
یار ! ہو جائے مرے زیست کا دامن روشن || دل کا قندیل جلانے کو چلو بھاگلپور!
آل حسنینؓ کی جو نظر کرم ہو جائے || عشق میں اشک بہانے کو چلو بھاگلپور!
بادشاہوں کو ملا فیض اسی در سے ہے || زندگی اپنی بنانے کو چلو بھاگلپور !
مرہم زخم نہاں تجھکو ملے گا یارو || زخم پوشیدہ دکھانے کو چلو بھاگلپور !

روز ہوتی ہے وہاں بارش رحمت شاہیؔ
ایسی بارش میں نہانے کو چلو بھاگلپور!

ہر طرف پھیلی ہوئی ہے خوب عرفانی مہک

ہے یہاں کی خاک میں پوشیدہ کرمانی مہک || اُٹھ رہی ہے روضۂ اقدس میں سامانی مہک
سونگھنا ہے سونگھ آکر روضۂ شہباز میں || ہر طرف پھیلی ہوئی ہے خوب عرفانی مہک
جو قدم روضہ میں رکھا مل گئی مستی اُسے || کسقدر ہوتی اثر انگیز روحانی مہک
زائریں احساس کرتے ہیں در شہباز پر || خاک کے ذرّوں سے جو اُٹھتی ہے جیلانی مہک

مرتبہ شہباز کا شاہیؔ بتائیں ہم کسے
ہر گھڑی موجود ہے روضہ میں روحانی مہک

پیا جس نے صحبت کا شربت زیادہ

جو کرتے تھے حضرت کی خدمت زیادہ || ملی علم کی انکو دولت زیادہ
جو رکھتے تھے حضرت سے الفت زیادہ || بلندی پہ تھی انکی قسمت زیادہ
صفِ اولیاء میں گہربن کے چمکے || ملی تھی جسے انکی صحبت زیادہ
زمیں پر بنایا لکیر ایک ایسا || کیا پار جو پایا عزّت زیادہ
ملا دین و دنیا میں اعلیٰ مراتب || جو رکھتے تھے ان سے عقیدت زیادہ
ستاروں کے مانند روشن ہیں اب بھی || رہی تھی جسے انکی قربت زیادہ
اسے مل گئی دین و دنیا میں عزّت || پیا جس نے صحبت کا شربت زیادہ

عقیدت ، محبت کی نسبت سے شاؔہی
ہے کونین میں جاہ و حشمت زیادہ

آستانہ آپ کا دارالشفاء ہے واہ واہ

قبر پر جو خوشنما گنبد بنا ہے واہ واہ || رحمتوں کی ہر طرف پھیلی ضیاء ہے واہ واہ
کشف اور روحانیت، تاج طریقت، معرفت || یہ سبھی شہباز کو رب سے عطا ہے واہ واہ
آپ کی خدمت میں جب خرّم نے دی تھی حاضری || سلطنت حاصل ہوئی کیسی دعا ہے واہ واہ
درد دل میں لے کر آیا، لے گیا لب پر خوشی || آستانہ آپ کا دارالشفاء ہے واہ واہ
خشک دل والے سبھی سیراب ہوتے ہیں یہاں || سائیاں کے مثل روحانی گھٹا ہے واہ واہ
دیکھئے اللہ نے کیسا دیا تاثیر ہے || خاک در ہر مرض کی بنتی دوا ہے واہ واہ

محفل آلِ نبیؐ میں ہوگئے مسرور سب
منقبت شاؔہی نے یہ کیسا پڑھا ہے واہ واہ

ناچتی ہے روضۂ اقدس میں سامانی ہوا

رقص کرتی گنبد اقدس پہ روحانی ہوا
چل رہی ہے روضۂ انور میں عرفانی ہوا

حضرت شہباز سے کیسی ہے الفت دیکھئے
آ رہی بغداد سے ہر روز جیلانی ہوا

ہے کمال الدین کرمانیؒ سے نسبت آپ کو
اسلئے کرمان سے آتی ہے کرمانی ہوا

اُٹھ رہی ہے آستانہ میں مہک یٰسینؒ کی
ناچتی ہے روضۂ اقدس میں سامانی ہوا

دیکھئے شہبازؒ کو کیا مرتبہ حق نے دیا
جنت الفردوس سے آتی ہے لاثانی ہوا

آستانہ ہے اُجاگر کربلا کے نور سے
چل رہی ہے روز شاہیؔ خوب فرقانی ہوا

حضرت حسینؒ کے دل شہباز لامکانی

حضرت حسینؒ کے دل شہباز لامکانیؒ
اور ہیں ولی کامل شہباز لامکانیؒ

دربار میں کھڑا ہوں، فریاد کر رہا ہوں
ہے غم زدہ مرا دل شہباز لامکانیؒ

پوری مراد کردو، جھولی کو میری بھردو
در پر ہوں مثل سائل شہباز لامکانیؒ

مکّہ معظمہ میں ابن الحجر سے شاہیؔ!
کی تھی سند تو حاصل شہباز لامکانیؒ

اُٹھاتا ہے نظر کوئی جھکاتا ہے نظر کوئی

درِشہبازؒ سے لیتا مُرادوں کا گہر کوئی
کسی کو مرتبہ ملتا، ہے پاتا مال و زر کوئی

درِشہبازؒ پر زائر کا یہ انداز دیکھا ہے
اُٹھاتا ہے نظر کوئی، جُھکاتا ہے نظر کوئی

بہتوں کے ہاتھ آتا ہے مرادوں کا حسین غنچہ
جو خالی ہاتھ واپس ہو، نہیں ایسا بشر کوئی

زیارت کی تمنا ہے کسی کے دل میں پوشیدہ
درِاقدس پہ دیتا حاضری شام و سحر کوئی

ہے دیکھا روضۂ اقدس میں شاہیؔ بارہا ایسا
لگاتا ہے محبت میں عقیدت کا شجر کوئی

نسبی ہے تعلق انہیں حسنینؓ کے گھر سے

پوشیدہ نہیں بات ہے یہ اہل نظر سے
جنّت کا پتہ ملتا ہے شہبازؒ کے در سے

پڑھتے تھے سبق اپنا لڑکپن میں فلک پر
تھی انکو محبت بھی بہت خواجہ خضرؑ سے

قنوج میں جاکر وہ پڑھا علم فقہ کو
مفتی کی سند انکو ملی ابن حجرؒ سے

جنگل سے پکارا تو ٹپک دی یہاں گگری
خادم رہا محفوظ وہاں شیر ببر سے

مولانا، ولی، غوث، قطب اور ہیں درویش
نسبی ہے تعلق انہیں حسنینؓ کے گھر سے

گرداب سے کشتی کسی تاجر کی نکالی
تصدیق ہوئی لوٹ کے جب آیا سفر سے

شاہیؔ! مرے حضرت کی تھی کیا شان جہاں میں؟
پوچھو یہ مراتب تو ذرا جن و بشر سے

یہ روحانی قوّت دیکھ

حضرت کی یہ عزّت دیکھ
عارف کرتا خدمت دیکھ

خوں سے زہرہؓ کے ہی یار
حضرت کی ہے نسبت دیکھ

سورج پر پڑھتے ہر روز
انکی شان و شوکت دیکھ

نرمل جوگی بھاگا ہار
یہ روحانی قوت دیکھ

دنیا میں یہ انس و جاں
رکھتے دل میں الفت دیکھ

صوفیؒ چمکا ڈھاکہ میں
مولانا کی قربت دیکھ

شہبازی میخانہ میں
شاہیؔ پیتا شربت دیکھ

تو ہے دین کا پیشوا شاہبازؒ

تو ہے خون شیر خداؑ شاہبازؒ || تو ہے فاطمہ کی ضیاء شاہبازؒ
تو ہادی ہے اور رہنما شاہبازؒ || غریبوں کا ہے تو پیا شاہبازؒ
مجھے جام عرفاں پلا شاہبازؒ || ہدایت کی راہیں دکھا شاہبازؒ
تو ہے غوث و قطب و فقیر و ولی || تو ہے دین کا پیشوا شاہبازؒ
ترا رتبہ اللہ اکبر یہ ہے || تو عرش بریں پر گیا شاہبازؒ
دعا سے دلاتا ہے ہر ایک کو || نہیں تو خدا سے جُدا شاہبازؒ
قلم میں مرے اب ہے طاقت نہیں || لکھا نا ہے جو کچھ لکھا شاہبازؒ
بڑائی میں انکی کہاں تک کروں || کہ ہے مہرتاباں مرا شاہبازؒ

سناشا ہو شاہیؔ کا چاروں طرف
کرو اس کے حق میں دعا شاہبازؒ

ہے بس دل میں تری ہی یادشہبازؒ

مری سن لیجئے فریاد شہبازؒ || میں غم سے ہوں گا کب آزاد شہبازؒ
تراہی عشق پوشیدہ ہے دل میں || ہے بس دل میں تری ہی یادشہبازؒ
میں خادم ہوں تم ہی آقا ہو میرے || سناؤں میں کسے روداد شہبازؒ
پھنسا ہوں جال میں دردوالم کے || خدارا دیجئے اب شاد شہبازؒ
تمنا آخری بس یہ ہے میری || خوشی سے گھر رہے آباد شہبازؒ

ترا شاہیؔ عقیدت مند جو ہے
رہے کب تک بھلا ناشاد شہبازؒ

میں پکڑوں تو کیسے قلم شاہبازؒ

کرو سب پہ اب تم کرم شاہبازؒ | کہ ہو جائے کافور غم شاہبازؒ
نہ ہاتھوں میں میرے ہے دم شاہبازؒ | میں پکڑوں تو کیسے قلم شاہبازؒ
زمانہ ستم ڈھارہا روز و شب | سہوں گا میں کب تک ستم شاہبازؒ
جو دل میں ہے تو جانتا خوب ہے | گواہی میں ہے چشم نم شاہبازؒ
خُدا نے مراتب یہ کیسا دیا | بنے اہل دل کے حرم شاہبازؒ
جو پرواز تھی لامکاں تک تری | اُٹھاؤں میں کیسے قلم شاہبازؒ

ترے آستاں پر ہے شاہی کھڑا
ہوا اس پر بھی نظر کرم شاہبازؒ

تو ایسا ہے رب کا ولی شاہبازؒ

تو ہے نسل حضرت علیؓ شاہبازؒ | ترے دم سے چمکی گلی شاہبازؒ
پہنچ تیری ہوتی رہی عرش تک | تو ایسا ہے رب کا ولی شاہبازؒ
جسے تو نے اپنا مقرب کیا | خلیفہ وہ خواجہ علیؒ شاہبازؒ
زیارت کو جب تک ترستا رہا | تو بڑھتی رہی بیکلی شاہبازؒ
جسے چاہا پل میں ولی کر دیا | تجھے رب سے طاقت ملی شاہبازؒ

ترے در کی جب حاضری ہوگئی
کھلی میرے دل کی کلی شاہبازؒ

جبیں دکھلائے شہباز میرے

خوشی کے واسطے اب میرے حق میں | دعا فرمائیے شہباز میرے

بہت بیتاب ہوں دیدار کو میں || جبیں دکھلایئے شہبازؒ میرے
بہت بے چین زیارت کیلئے ہوں || کبھی بلوایئے شہبازؒ میرے
مرادیں جو میرے دل میں رہی ہیں || اسے برلایئے شہبازؒ میرے

رہا شاہی ہمیشہ دامِ غم میں
دعا فرمایئے شہبازؒ میرے

کشش والا ترا دربار شہبازؒ

بڑا اعلیٰ ترا دربار شہبازؒ || غریبوں کے ہو تم غم خوار شہبازؒ
قطب ' ارزاں' مہرؒ راجا' صفی ہے || ترے میخانہ کا میخوار شہبازؒ
پلاکر بادۂ عرفان کا جام || سبھی کو کر دیا سرشار شہبازؒ
علاء الحقؒ نے کی تھی پیشگوئی || کہ آنے والا ہے اک یار شہبازؒ
قدم بوسی شہنشہؒ ہوں نے کی تھی || کشش والا ترا دربار شہبازؒ

تری پرواز تھی عرش بریں تک
ترا دربار پُرانوار شہبازؒ

شاہ شہباز ہیں حسنینؓ کی نسبت والے

دیکھ شہباز ہیں اعجاز و کرامت والے || شان والے ہیں' بڑی جاہ اور حشمت والے
جن و انسان کا ہر وقت تو رہتا ہے ہجوم || حاضری دیتے ہیں روزانہ محبت والے
روضۂ پاک سے آتی ہے مہک کربل کی || شاہ شہباز ہیں حسنین کی نسبت والے
فرش سے عرش تلک آپ کا پہنچا ہے قدم || دیکھ شہباز بڑے شان اور شوکت والے
روز بٹتی ہے تو خیرات در اقدس پر || آستانہ پہ وہ آتے جو ہیں قسمت والے

دیکھئے کب سے یہ مشتاق کھڑا ہے شاہی
اک نظر بھی ہو ادھر اے مرے الفت والے

تو اپنے وقت کا عادل ہے شہبازؒ

بزرگی میں مہہ کامل ہے شہبازؒ
حسین ابن علیؑ کا دل ہے شہبازؒ
صفت چاروں خلیفہ کی تھی تجھ میں
تو اپنے وقت کا عادل ہے شہبازؒ
سبق پڑھتے تھے اپنا آسماں پر
تجھے یہ مرتبہ حاصل ہے شہبازؒ
عنایت کیجئے مجھکو دوا اب
مرا قلب و جگر گھائل ہے شہبازؒ
مجھے روحانی طاقت بھی عطا کر
بہت کاہل جو میرا دل ہے شہبازؒ
یقیناً رب اسے جنّت نوازے
جو شجرہ میں ترے داخل ہے شہبازؒ

بچانا لاج شاہی کی تو آقا
ترے در کا ہی یہ سائل ہے شہبازؒ

خضرؑ سے پوچھ لے جا کر کوئی رتبہ تیرا

مرتبہ عشق کی دنیا میں ہے اونچا تیرا
جن و انسان کے ہونٹوں پہ ہے چرچا تیرا
ہر جگہ ملک میں پھیلا ہے اُجالا تیرا
اور ہے ہند کی محفل میں سناشا تیرا
تیرے اسلاف ہیں کرماں کے رہنے والے
جا کے مدفون ہوا مکّہ میں دادا تیرا
کمسنی میں تھا پڑھا اپنا سبق سورج پر
کس بلندی پہ تھا تقدیر کا تارا تیرا
اک نظر جس پہ پڑی کرلیا اسلام قبول
کسقدر تیز تھا آنکھوں کا وہ نیزہ تیرا
ایک پارس کے عوض سینکڑوں پارس دیکھے
خضرؑ سے پوچھ لے جا کر کوئی رتبہ تیرا
گوشۂ ہند سے سب پیاس بجھانے آتے
موجزن آج بھی ہے فیض کا دریا تیرا
چاہے پنجاب ہو، گجرات ہو، بنگال و بہار
ہر جگہ آج بھی ہے چاہنے والا تیرا
دیکھنے والے سبھی جان تصدّق کرتے
نور و عرفان سے روشن جو تھا چہرہ تیرا

جس کا جی چاہے وہ آ کر یہاں پی لے شاہی
فیض و برکات کا بہتا جو ہے چشمہ تیرا

آنکھ سے آنسو رواں ہے شاہباز

درد و غم سے ہوں پریشاں شاہبازؒ — سن لے فریاد غریباں شاہبازؒ
دیجئے اب دل کو راحت اور سکوں — آج میں ہوں غم سے نالاں شاہبازؒ
تازگی کر دیجئے اس کو عطا — دل کی ہیں مرجھائی کلیاں شاہبازؒ
بخش دیجے جام الفت اب مجھے — تشنگی سے لب پہ ہے جاں شاہبازؒ
پھول و پھل باقی نہیں اس میں رہا — دل کا ہے اُجڑا گلستاں شاہبازؒ
اب دعا کر دیجئے میرے لئے — فکر سے ہے دل پریشان شاہبازؒ
اشک آنکھوں سے بہے ہے عشق میں — جان و دل ہے تجھ پہ قرباں شاہبازؒ
در ہے تیرا ' بند ہے اپنی زباں — آنکھ سے آنسو رواں ہے شاہبازؒ
سن رہا ہے تو میرے دل کی صدا — غم کا مارا میں ہوں گریاں شاہبازؒ

غمزدہ شاہی ترے دربار میں
بس دعاؤں کا ہے خواہاں شاہبازؒ

جو سونگھنا ہو، آپ صبح و شام آیئے

مل جائے گا تو آپ کو انعام، آیئے — گر ہو تو صبح آیئے یا شام آیئے
خالی نہ لوٹتا ہے کوئی اس دیار سے — لیٹا یہاں ہے وارث امامؑ آیئے
گلدستۂ حسینؓ کے گل کی مہک یہاں — جو سونگھنا ہو، آپ صبح و شام آیئے
اس آستاں سے شاہجہاں کو دعا ملی — ہرگز نہ ہوں گے آپ بھی ناکام، آیئے

سولہ صفر تو آپؒ کا تاریخِ عرس ہے
موقع ہے سعد آپ بھی اسلام آیئے

کس قدر تھی دیکھ ! تاثیر زباں شاہبازؒ

دل میں خواہش ہے لکھوں میں داستان شاہباز
گل ستان اولیاء ہے خاندان شاہباز

غیر مسلم کلمہ پڑھ پڑھ کر مسلمان ہو گئے
جس شہر، قصبہ سے گذرا کاروان شاہباز

عہد طفلی میں پڑھا اپنا سبق خورشید پر
معرفت میں کس بلندی پر تھی شانِ شاہباز

جذب کی حالت میں اسنے کھینچ دی ایسی لکیر
پار ہو کر ہو گیا عالم، نشان شاہباز

شاہجہاں سے کہہ دیا تو حق نے اُسکو تاج دی
کسقدر تھی دیکھ ! تاثیر زبان شاہباز

فارسی قلمی کتابوں میں پتہ انکا ملا
سینکڑوں صوفی رہے ہیں عاشقان شاہباز

شہہ شجاع، مرشد قلی، فرخ سیر، رستم، نظام
تھا نواب و بادشاہ بھی قدر دان شاہباز

مرقد انور پہ شاہیؔ بارہا حاضر ہوا
سینکڑوں میں ایک ہے، وہ مدح خوان شاہباز

کتراتے تھے بچپن میں تو راہگذر والے

شہباز محمدؒ تھے حسنینؓ کے گھر والے
ان پر تھے فدا شاہیؔ ! قصبہ وشہر والے

یہ جانچ لیا کرتے جو بیعت کو آتا تھا
شہباز محمدؒ تھے باطن کی نظر والے

مکہ میں پڑھا جاکر جب انکے مدرسہ میں
نسبت سے یہ کہلائے تب ابن حجرؒ والے

سورج پہ لکھا، پڑھتے ہر روز سبق اپنا
کتراتے تھے بچپن میں تو راہگذر والے

پرواز کہاں تک تھی، رتبہ بھی کہاں تک تھا
شہباز محمدؒ تھے عرفان کے گھر والے

وہ دل کی کتابوں کو پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں

شہباز محمدؒ کے روضہ پہ جو آتے ہیں
وہ دل کی کتابوں کو پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں

اور قبر مبارک کے پائتیا نے کھڑے ہو کر
آنکھوں سے محبت میں اشکوں کو بہاتے ہیں

ہر روز عقیدت میں اس روضۂ اقدس پر || ہر لوگ سر مژگاں موتی کو سجاتے ہیں
حضرت کی نظر پا کر اور ان کی دعاؤں سے || وہ ساری مرادوں کو اللہ سے پاتے ہیں

تاثیر محبت ہے یا جوش عقیدت ہے
لکھتا ہے وہی شاہی حضرت جو لکھاتے ہیں

خون کا قطرہ پلا دیتی ہے خاک کربلا

قلب میں طوفان اُٹھا دیتی ہے خاک کربلا || آنکھ سے آنسو بہا دیتی ہے خاک کربلا
جو بھی مومن کربلا کو دیکھنے جاتے وہاں || آج بھی اُنکو رُلا دیتی ہے خاک کربلا
بند تھا آل نبیؐ کے واسطے آب فرات || آج وہ قصہ سنا دیتی ہے خاک کربلا
امتحان کربلا میں دیکھئے شبّیر کو || خون کا قطرہ پلا دیتی ہے خاک کربلا
کوفیوں سے کربلا مین لڑ رہے تھے جب حسینؓ || لال جوڑہ تب دکھا دیتی ہے خاک کربلا
ہو گئے جب چور زخموں سے حسین ابن علی || قتل کا محضر پڑھا دیتی ہے خاک کربلا
جب یزیدی وقت میں اسلام میں فتنہ اٹھا || تب شریعت کو بچا دیتی ہے خاک کربلا
درمیان جنگ جو حسینن نے پڑھ لی نماز || کون سجدہ تھا بتا دیتی ہے ہے خاک کربلا

سرنگوں باطل ہوا یہ دیکھ شاہی ! آج بھی
حق پرستوں کو صدا دیتی ہے خاک کربلا

شہر بھاگل پور کے مشہور بزرگان دین

اسمائے گرامی	جائے مزار شریف
حضرت علی محمد پیر دمڑیا	ریلوے پل کے نیچے
حضرت لال محمد پیر شاہ جنگی	شاہ جنگی میں ایک ٹیلہ پر
حضرت نیک نام شاہ بندگی	دو نمبر گمٹی، بھیکن پور
حضرت پیرن شاہ بندگی	محلہ اسانند پور

حضرت مولانا شہباز محمدؒ
مختصر حالات

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات نمبر۲۳ جلد سوم دفتر دوم حصہ اوّل میں فرماتے ہیں کہ اب کسی شہباز کی ضرورت ہے جو سنت کی پیروی کرے اور بدعت کو شکست دے۔ بدعت کا مروج ہونا دین کی ویرانی کا موجب ہے اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شہباز محمد بھاگلپوری کی شخصیت قابل فخر اور ضرب المثال ہے جو زندگی بھر سنت کے حامی اور بدعت کے ماحی رہے۔ یہاں تک کے آپ لفظ صراحی بھی کبھی زبان پر نہیں لائے کیونکہ یہ شراب کیلئے استعمال ہوتی ہے اور چٹائی پر آخری عمر تک آپ استراحت فرماتے رہے۔ بلکہ بچپن میں آپ کے علم اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جس گلی اور کوچہ سے گذرتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء اور فقہاء اپنا راستہ بدل لیتے تھے۔

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کی ولادت سلیم شاہ سوری کے عہد سلطنت میں ۹۵۶ھ کو ریاست بہار کے علاقہ دیورا قصبہ ارول ضلع جہاں آباد سابق ضلع گیا میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد محترم حضرت عمر الخطاب اور دادا جان حضرت حاجی خیر الدین بنارس کی رہائش کو ترک کر کے بمقام دیورا آ کر آباد ہو گئے تھے۔ حاجی خیر الدین کا وصال حج کے بعد مکۃ معظمہ میں ہوا اور دفن بوقبیس کی وادی میں ہوئے اور عمر الخطاب کی رحلت بھاگلپور میں ۱۰۱۵ھ میں ہوئی اور قبر مبارک ملا چک میں قصاب ٹولہ کے

قریب ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے ابتدائی تعلیم والد محترم سے پانے کے بعد حضرت شاہ محمد دیوری کے مکتب میں دینی اور مذہبی تعلیم سے آراستہ ہوئے۔ بعدہٗ مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے قنوج اور جونپور کے مدرسوں سے مسلک ہوکر علم ظاہری پر آپ نے عبوریت حاصل کیا البتہ۔ آپ نے درس حدیث اٹھارہ سال کی عمر مین ابن الحجر المکیؒ قدس سرہٗ سے مکہّ معظّمہ میں لیا تھا اور محدث کی سند سے سرفراز ہوئے تھے۔

مولانا شہباز محمدؒ کا نکاح اوّل بیس سال کی عمر میں حضرت شاہ محمد دیوری کی پوتی بی بی سلیمہ خاتون سے دیورا میں ہوا تھا۔ واضح ہو کہ حضرت شاہ محمد دیوری عباسی سید تھے جنکا نسب نامہ حضرت میر معیز الدین ابن سید سراج الدین بخاری سے ملتا ہے۔ بعد ازاں حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے نو نکاح کئے اور آپ کو ۴۹ اولادیں ہوئیں لیکن ملا چک بھاگلپور میں گدّی آپ کی دوسری اہلیہ کی اولاد سے چل رہی ہے۔ موجودہ سجادہ نشیں حضرت مولانا انتخاب عالم کا نسب نامہ حضرت مولانا صفی سیالکوٹی ابن حضرت مولانا شہباز محمد سے ملتا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ قدس سرہٗ نے بیس سال کی عمر میں حضرت شاہ برہان الدین فردوشی شعیبیؒ سے دیورہ میں بیعت کی تھی جن کا نسب نامہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے اور قبر مبارک دیورا میں بڑی درگاہ کے احاطہ کے اندر ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ حسینی سید تھے اور نسب نامہ حضرت سید احمد لاہوری، حضرت کمال الدین کرمانی اور اور حضرت سید علی العریضی ابن امام جعفر صادق سے ملحق حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

حضرت مولانا شہباز محمدؒ نے اکیس سال کی عمر میں دیورا کو خیر باد کہا اور جموئی

ہوتے ہوئے جگلاتی اور کوہستانی سلسلوں کو طے کرکے سرکار مونگیر کے قصبہ کھڑ گپور پہنچے اور محمد پور گاؤں میں قیام پذیر ہوئے۔ جہاں آپ نے دین محمدی کو خوب پھیلایا اور اسکی نشر واشاعت کی۔ بعدہٗ حضرت میر یسین سامانی سے کھڑ گپور میں ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ مرید ہوئے اور راہ سلوک طے کرکے آپ نے چودہ سلسلوں میں بیعت و مرید کرنے کی اجازت حاصل کی اسطرح آپ نے نو سال تک محمد پور قصبہ کھڑ گپور میں قیام فرمایا تھا۔ نیز تیس سال کی عمر میں آپ نے حکم باطنی پر کھڑ گپور سے ہجرت فرمایا تھا۔ اور قصبہ پورینی نزد جگدیش پور سرکل بھاگلپور میں قاضی محمد اسمٰعیل دانشمند کے یہاں مہمان ٹھہرے۔ بعدہٗ آپ ۹۸۶ھ میں شہر بھاگلپور آئے اور محلّہ ملا چک میں نرمل ناتھ جوگی کو روحانی شکست دے کر مستقل طور پر بود و باش اختیار کی اور اسلام کی نشر واشاعت میں مصروف ہوگئے اسطرح آپ ۶۵ سال تک بھاگلپور میں اسلام کے پودے کی آبیاری کرتے رہے اور دین محمدی کو لاثانی قوّت بخشا تھا

حضرت مولانا شہباز محمدؒ قدس سرہٗ کا وصال پنچانوے سال کی عمر میں ۱۶ ر صفر ۱۰۵۰ھ میں ملا چک شہر بھاگلپور میں ہوا اور مدفون آپ اس جگہ ہوئے جہاں ایک قدیم درخت کے سایہ میں نرمل ناتھ جوگی اپنے چیلوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اور حضرت کی روحانی قوت سے وہ درخت جل کر خاکستر ہوگیا تھا۔

ہندوستان کا مشہور بادشاہ شاہجہاں ایام شہزادگی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر بادشاہ بن نے کی دعا کا خواستگار ہوا تھا لہٰذا آپ کی دعا سے اسے تخت دہلی ملا۔ مغل شہزادہ شاہ شجاع (صوبہ دار بنگالہ) عظیم الشان (صوبہ دار بہار پٹنہ) اور بادشاہ فرخ سیر بھی آپ کے مرقد انور پر آئے اور آپکی روحانی فیض سے فیضیاب ہوئے

ریاست بنگال کے نواب مرشد قلی خاں آپ کے روضہ پر آئے اور اپنے
ت خاص کا لکھا ہوا قرآن شریف کا قلمی نسخہ صاحب سجادہ کو پیش کیا تھا وہ قلمی نسخہ آج
کتب خانہ شہبازیہ میں محفوظ ہے۔نواب صاحب کو آپ سے بے حد عقیدت ومحبت
نواب مرشد قلی خاں نے ۵۹۰ ربیگہ زمین اس خانقاہ شہبازیہ کو بھاگلپور کے اطراف
ری تھی جو آج بھی موجود ہے

بادشاہ جہاں نے ملا چک شہر بھاگلپور میں ایک مسجد بنوائی لیکن بعد میں اس
کوصوبہ دار بنگالہ شاہزادہ شاہ شجاع نے وسعت دے کر اسکی تعمیر کو مکمل کیا جو آج بھی
ت شہر بھاگلپور میں شاہجہانی بڑی مسجد کے نام سے مشہور ہے

ڈھاکہ (بنگلہ دیش) کے نواب خان بہادر احسن اللہ آپ کے عقیدت مند
ور اکثر بوقت عرس آپ کے مزار شریف پر حاضر ہوکر عبادت وریاضت میں غرق
نے تھے۔خواجہ ناظم الدین دوسرے (دوم) وزیراعظم پاکستان اکثر اپنے طالب علمی
زمانہ میں علی گڑھ کالج ڈھاکہ سے جاتے تھے تو بھاگلپور مولانا شہباز محمدؒ کے مرقد پر
ر حاضری دیتے تھے۔آج بھی آپ کے مزار شریف پر سیاست دانوں ،منصب
ں ،طالب علموں اور اہل قلم کی حاضری ہوتی رہتی ہے ۔اور یہ سلسلہ انشاء اللہ
ت تک جاری رہے گا

آپ کا عالیشان گنبد نما مقبرہ بھاگلپور ریلوے اسٹیشن کے پورب میں چند قدم
دوری پر واقع ہے۔جس سے آپ کے مرقد انور کی زیارت کرنے والوں کو آنے میں
سہولت ہوتی ہے۔واضح ہو کہ آپ کا شمار ہندوستان اور پاکستان کے عظیم اولیاء میں
ہے۔

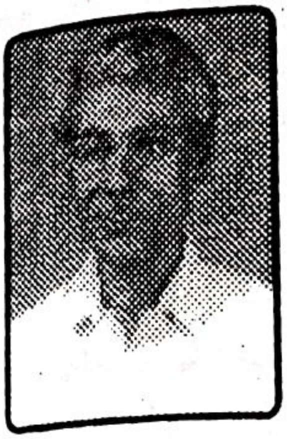
سلطان السالکین حضرت اُویس قرن سلطان گنجوی رح

قصبہ سلطان گنج، ضلع بھاگلپور میں لب گنگا ایک پہاڑی کے اوپر قدیم
مسجد کے احاطہ کے اندر شمال کی طرف قبروں کی قطار میں پورب کی جانب سے تی
قبر آپ کی اہلیہ کی اور چوتھی قبر مبارک آپ کی ہے جسکے سرہانے میں چراغ دان
ہے۔ دونوں قبریں بڑے سائز کی ہیں۔ آپ کی قبر مبارک کے پورب دو قبریں
پچھم دس قبریں آپ کے اہل خانہ ہی کی ہیں یعنی اس قطار میں کُل چودہ قبریں ہیں

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شاہی مسجد اور اس پہاڑی پر چڑ
کیلئے اینٹ کی پکّی تقریباً ترین (۵۳) زینے کی بنی سیڑھی ہندوستان کے کسی
بادشاہ کی بنوائی ہوئی ہے۔ آپ کے خلیفہ حضرت سید جلال الدین اور حضرت س
کی قبریں اس پہاڑی کے نیچے دکھن جانب میں ہیں۔ ایک قبر مبارک شاہی مسج
صحن میں بھی ہے جو آخری سجادہ نشیں کی ہے۔ جنکا ذکر ۱۸۱۰ء میں فرانسس بکان
اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ان سے انہیں شاہی مسجد میں ملاقات ہوئی تھی۔

حضرت خیر الدین حضرت اُویس قرن رح کے ساتھ ہی مغرب سے قصبہ س
گنج ساتویں صدی ہجری میں آئے تھے۔ جنکی قبر مبارک قصبہ خیری (شاہ کنڈ
تالاب کے اُتر کنارے پر تھانہ کی عمارت کے اندر ایک کمرہ میں ہے۔ حض
اُویس قرن رح نے سلطان گنج میں کنفٹہ جوگی کو روحانی شکست دیکر اُن پر غلبہ حاص
تھا۔ اور یہاں دین اسلام کی خوب نشر و اشاعت کی تھی۔ یہ کتاب عنقریب شائع ہ
والی ہے۔

(موئف اسلام احمد شاہی، بھاگلپور)



شاعر کا مختصر سوانحی خاکہ

م: شیخ اسلام احمد المتخلص بہ شاہی

ادت: خیر الدین لین، ملا چک شہر بھاگلپور (نانہال میں)

ائی وطن: انگلش چیچرون، اکبرنگر، بھاگلپور (بہار)

: شاعر نے ان بزرگوں کے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا ہے۔

★ حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد بن یحیٰ منیریؒ (بہار شریف) ★ حضرت شاہ
منیریؒ (منیر شریف) ★ حضرت دولت شاہ منیریؒ (منیر شریف) ★ حضرت حاجی
ؒ (ممبئی) ★ حضرت امیر خسروؒ (دہلی) ★ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی
ہلی) ★ حضرت بختیار کاکی (دہلی) ★ حضرت مٹکے شاہؒ (دہلی) ★ حضرت ہرے
رے شاہؒ (دہلی) ★ حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہاں آبادی (دہلی) ★ حضرت خواجہ معین
دین حسن چشتی سنجریؒ (اجمیر شریف) ★ حضرت سید خنک سوار، تاراگڈھ پہاڑ (اجمیر
ریف) ★ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ (کچھوچھہ شریف فیض آباد) ★
رت ملک گلزار (راٹن، گوگری، کھگڑیا) ★ حضرت صوفی شاہؒ (نزد قلعہ، مونگیر)
رت شاہ ارزانیؒ (پٹنہ) ★ حضرت دیوان خواجہ علیؒ (کھڑگپور، مونگیر) ★ حضرت
یس قرنیؒ (لب گنگا پہاڑی مسجد، سلطان گنج، بھاگلپور) ★ حضرت مخدوم ماہی، ممبئی ★
رت علی محمد پیر دمڑیا (بھاگلپور) ★ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی (دہلی) ★ حضرت
ظفر شمس بلخی چرم پوش (چھوٹی درگاہ بہار شریف) ★ حضرت ابوالبرکات محمد فائف
تموہیہ، پٹنہ) ★ سلطان العارفین حضرت شاہ کمال، پیرپائینتی، بھاگلپور ★ حضرت
سید مجیب (پھلواری شریف، پٹنہ) ★ حضرت نظام یمنی (کچھوچھہ شریف، فیض آباد)

SHAN-E-SHAHBAZI

By: Islam Ahamad Shahi, Bhagalpuri

تاثرات

اسلام احمد شاہی بن شیخ بشارت علی بن شیخ حاجی رحمت علی انگلش پچر ون، اکبر نگر، بھاگلپور کے باشندہ اور ایک ادبی آدمی ہیں۔ یہ اردو شاعری اور نثر کی وجہ سے مشہور ہیں ۔ انکے اردو فیچرز کبھی آل انڈیا ریڈیو پٹنہ سے نشر ہوتے تھے۔ انکی کچھ ادبی چیزیں شائع ہو چکی ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ یہ شیخ بھوندو علی کی ساتویں پشت میں ہیں جو انگریزی فوج میں تھے اور جنکو ۱۸۰۷ء میں لاخراج جاگیر لال پٹہ کے ذریعہ ملی تھی۔ یہ اپنے نانہال میں ملا چک میں پیدا ہوئے اور انکو بچپن سے خانقاہ شہبازیہ سے عقیدت رہی ہے۔ یہ اپنے پانچ بھائیوں میں تیسرے ہیں۔ انکی شادی گوگری جمالپور کے گاؤں راٹن میں ہوئی ہے۔ اور انکے خسر محترم شیخ محمد نور عالم نور بھی اردو کے ایک شاعر ہیں۔

اسلام احمد شاہی کا ایک بیٹا وقار احمد شاہی اور دو بیٹیاں یعنی غزالہ عشرت اور غنچہ جبیں ہیں۔ انکو مسلمان صوفیوں اور ولیوں کی دعاؤں پر پختہ اعتقاد ہے اسلئے یہ اکثر انکے مزاروں پر جایا کرتے ہیں اور انکی زندگی کے حالات جاننے کی آرزو بھی رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ نوجوان ہیں لیکن انکا ادبی ذوق، اشعار کو ترنم سے پڑھنے اور انکے پرکشش کردار نے انکو ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ خدائے تعالیٰ انکو لمبی عمر عطا کرے اور انکی خدمات سے عوام کو فائدہ ہو۔

Dr. Abhay kant Chaudhri
M.A. (Hist, Sans) PH.D, B.L. Sahitya Chary
Head. P.G. Dept of History
T.M.Bhagalpur University (Bihar)

انگریزی سے ترجمہ:
انہوں نے 1985 میں یہ تاثرات لکھے تھے

ملنے کے پتے:
نیو کتاب منزل، تاتارپور، بھاگلپور (بہار)
کمالیہ بک ڈپو، تاتارپور، بھاگلپور (بہار)